مذہبی تعصب......... عقل کا اندھا پن

ولی اللہ خادم القرآن والسنہ

تعصب ایک ایسا عیب ہے جو انسان کو پوری طرح مجروح کر دیتا ہے۔ یہ دراصل عقل کا اندھا پن ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کبھی کوئی حق یا سچائی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے کہا جاتا ہے۔ ''التعصب هو عدم قبول الحق عند ظهور الدليل بناء على ميل الى جانب'' دلیل کی موجودگی میں بھی حق کو قبول اس لیے نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ اس کا اپنا رجحان کچھ اور ہے۔ تعصب کے مختلف پہلو ہو سکتے ہیں۔ مختلف طبقات میں ایک دوسرے کے خلاف تعصب، دینی، مذہبی تعصب، گروہی لسانی تعصب، سیاسی معاشرتی، فکر ونظریاتی تعصب، تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو دنیا میں بڑی جنگیں علاقائی رنگ ونسل کے تعصب کی بنا پر لڑی گئیں۔

تعصب انسان کے داخلی شعور کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ خود کو حق پرست اور دوسروں کو باطل قرار دیتا ہے۔ اس کا اظہار شعوری طور پر کرتا ہے۔ دوسروں کو اس لیے حقیر سمجھتا ہے کہ ان کے بارے میں دل میں تعصب ہے۔ اس وقت سب سے زیادہ خطرناک تعصب مسلکی اور فرقہ بندی کا ہے۔ اپنے آپ کو مقدس اور محترم سمجھنا۔ جو کہہ رہے ہیں وہ حق اور سچ ہے۔ جو کر رہے ہیں وہ اچھا اور بہتر ہے۔ اپنے ماضی کو قابل فخر اور اپنے گروہ سے وابستہ لوگوں کو فرشتہ صفت خیال کرنا۔

دوسرے کے عیب شمار کرنا۔ انکی حسنات کو نظر انداز کرنا۔ اور غلطیوں کو اچھالنا، اسلام ہمیں عدل وانصاف کا درس دیتا ہے۔ یہ عدل خواہ اپنی ذات کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ غصے کی حالت میں عدل کا ترازو تھامنے کی تلقین ہے۔ فرمایا ''يا ايها الذين امنوا كونوا قوامين بالقسط شهداء لله ولو على انفسكم او الوالدين والاقربين ...'' (نساء 135)

اور دوسری جگہ ارشاد ہے ''ولا يجرمنكم شنأن قوم على الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوىٰ، واتقوالله ان الله خبير بما تعملون'' المائدہ (8)

اخلاقی برتری یہ ہے کہ انسان دوسروں کی خوبیوں کو تسلیم کرے۔ یہ نہ دیکھیں کہ کہنے

والا کون؟ بلکہ دیکھیں کہتا کیا ہے۔

علماء اپنی عام مجلسوں میں بھی مذہبی تعصب کا برملا اظہار کرتے ہیں خاص کر وہ علماء جو صرف تدریس سے وابستہ ہیں۔ اور ان کے معاشرتی روابط کم ہیں۔ کسی ایسی مجلسوں میں شریک نہیں ہوتے ہیں جہاں دیگر مسالک کے علماء اور لوگ شرکت کرتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ وہ دیگر مسالک کے علماء کی بات کو کوئی وزن نہیں دیتے۔ اور نہایت حقارت سے ٹھکرا دیتے ہیں۔ اپنی بات بے وزن ہی کیوں نہ ہو۔ اور عقل کی کسوٹی پر پوری نہ اترتی ہو۔ لیکن اس پر ان کا اصرار، ضد کی حدوں کو چھوتا ہے۔ ایسے علماء کی گفتگو خواہ وہ عام یا نجی مجلسوں میں کی گئی ہو۔ اب باہر آجاتی ہے۔ اور یہ کرشمہ ہے موجودہ تیز رفتار ذرائع ابلاغ کا۔ ہر شخص کے ہاتھ میں کیمرے والا موبائل ہے۔ وہ جس طرح چاہے جہاں چاہے، ریکارڈنگ کر لیتا ہے۔ سوشل میڈیا اور خاص کر فیس بک میں جہاں بہت سی قباحتیں ہیں۔ وہاں تبادلہ خیالات اور ایک دوسرے کی آراء کو سمجھنے کا ذریعہ بھی ہے۔ اس کا مثبت استعمال معلومات میں اضافے کا باعث ہے۔ اس کے ذریعے ایسی چیزیں سامنے آتی ہیں۔ جہاں تک رسائی ممکن نہیں ہے۔

گزشتہ دنوں فیس بک پر ایک ویڈیو دیکھنے اور سننے کا اتفاق ہوا۔ یہ ویڈیو کراچی کے ممتاز عالم دین جناب مفتی زرولی خاں صاحب کی تھی۔ آپ حنفی دیوبندی ہیں۔ اور اپنے حلقے میں کافی شہرت رکھتے ہیں۔ انہوں نے دوران گفتگو بتایا کہ کسی نے مجھ سے ڈاکٹر ذاکر نائیک کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیسا ہے؟ جواباً مفتی صاحب نے جو کہا اس پر یقین نہیں آتا۔ کیونکہ ایک عالم جو مفتی کے مرتبے پر فائز ہے۔ اس سے کیسے توقع کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ تعصب کے مرض میں مبتلا ہوگا۔ مفتی صاحب نے ڈاکٹر ذاکر نائیک پر شدید تنقید کی اور انہیں یہود و نصاریٰ کا ایجنٹ قرار دیا۔ اور کہا کہ وہ اپنی تقریروں میں انجیل پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ جس کے لیے عیسائیوں نے اسے بڑی رقم دے رکھی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مزید فرمایا کہ یہ مسلمانوں کے خلاف گہری سازش ہے کہ قرآن نہ سنیں، انجیل سنیں۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ... ویسے ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم جس سے نفرت کرتے ہیں یا تعصب رکھتے ہیں۔ اس کی بات کو سمجھنا تو دور کی بات سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ اور اپنے غصے کے اظہار کے

لیے اسے یہود ونصاری کا ایجنٹ ہی قرار دیتے ہیں۔ کس قدر حیرانگی اور تعجب کی بات ہے کہ ایک عالم دین جو اپنے مسلک احناف کا معتبر مفتی بھی ہے۔ بغیر دلیل وتحقیق کے ایسی بات کہہ رہا ہے جو سراسر الزام کے زمرے میں آتی ہے۔ مفتی صاحب نے شاید کبھی ان کی گفتگو براہ راست نہیں سنی۔

ہم یہاں بڑے ادب واحترام سے جناب مفتی زرولی خاں سے سوال کرنے کی جسارت کرتے ہیں کہ کیا اپنی گفتگو یا تحریر میں بائبل، انجیل، تورات یا دیگر کتابوں کا حوالہ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ شخص ان کا ایجنٹ ہے۔ اس ضمن میں مفتی صاحب کا برصغیر کی نامور ہستیاں اور ممتاز عالم دین جناب مولانا شبلی نعمانی اور مولانا سید سلیمان ندوی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جنہوں نے اپنی لازوال کتاب سیرت النبی ﷺ میں جگہ جگہ بائبل، انجیل کے نہ صرف حوالے ذکر کیے۔ بلکہ مکمل عبارتیں نقل کیں ہیں۔ ان علماء کے بارے میں کیا خیال ہے۔ کہ وہ بھی یہود ونصاری کے ایجنٹ تھے۔ اور بھاری معاوضہ لیکر یہ کام کیا۔ استغفر اللہ۔

میرے خیال میں جناب مفتی زرولی خاں کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ انہوں نے براہ راست ڈاکٹر ذاکر نائیک کو نہیں سنا۔ بلکہ لوگوں سے سنی سنائی بات پر تبصرہ کردیا۔ حالانکہ ڈاکٹر ذاکر نائیک تقابل ادیان کا چمپئن ہے۔ وہ نہ صرف اسلام کی حقانیت کو اجاگر کرنے کے لیے بائبل، انجیل کا حوالہ دیتا ہے۔ بلکہ دیگر مذاہب کی کتابوں کا بھی مستند حوالہ پیش کرتا ہے۔ اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنی بات کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہزاروں لوگ اب تک اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔ اور یہ کام مسلسل جاری ہے۔ ہم اگر کسی غیر مسلم کو دائرہ اسلام میں داخل نہیں کرسکے۔ تو کم ازکم مسلمانوں کو متنفر نہ کریں۔ ویسے بھی یہ ایک عالم کے شایان شان نہیں ہے۔ کہ وہ تعصب کی عینک پہن کر عقل کے اندھے پن کا مظاہرہ کرے۔ مفتی صاحب کی بات سے ڈاکٹر ذاکر نائیک کو کوئی فرق نہیں پڑا۔ اور نہ ہی ان کی مقبولیت میں فرق آیا۔ بلکہ وہ روز بروز لوگوں کی توجہ حاصل کررہا ہے۔ اس بات سے مفتی زرولی خاں کا قد چھوٹا ہوا ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ مفتی صاحب براہ راست ڈاکٹر ذاکر نائیک کی گفتگو سنیں۔ ان کا انداز دیکھیں کہ وہ بائبل یا انجیل کا حوالہ کیوں پیش کرتا ہے۔ اور کس طرح اسلام کے آفاقی پیغام کی ترجمانی کرتا ہے۔ امید ہے مسلکی تعصب سے بالاتر ہوکر ہماری معروضات پر غور کیا جائے گا۔